Al-Qalam القلم

p-ISSN: 2071-8683, e-ISSN: 2707-0077

Volume:26, Issue:2, 2021, pp.17-28

انواعِ عالم میں تخلیقِ ازواج: قرآن اور سائنس کے تناظر میں

The Creation of Spouses in all Kinds of World: in the context of the Qur'an and Science

Dr. Hafiz Muhammad Abrar Awan *(corresponding author)*

Ph.D. (Islamic Studies), Sheikh Zayed Islamic Centre, University of the Punjab, Lahore, Pakistan

Email: abrarawanpu@gmail.com

Dr. Ishtiaq Ahmad Gondal

Associate Professor, (Islamic Studies), Sheikh Zayed Islamic Centre, University of the Punjab, Lahore, Pakistan

Dr. Javed Iqbal Qazi

Professor/Director, Institute of Zoology, University of the Punjab, Lahore, Pakistan

KEYWORDS

PAIRS OF CREATURES; GENETIC DIVERSITY, MEIOSIS; CREATION AFTER CREATION; CREATION FROM A SINGLE PERSON.

Date of Publication: 20-11-2021

ABSTRACT

All the creatures have been created in pairs. In living organisms, both animals and plants as well as in microorganisms; members of a pair are designated as male and female. Reproductive organs of male and female produce gametes which harbor different combinations of the genetic traits of parental origin. Resultantly, the zygotes have tremendous genetic diversity, upon which the environmental changes function to allow the progress of only those variants whose genetically determined characteristics are efficient to prosper in that particular environment. Concept of male and female members of a species was well known to ancient civilizations for animals. However, older civilizations were unaware about the male and female plants their reproductive organs. Whilst the microorganisms were not unveiled till the seventeenth century. It is important to note that Quranic verses tell us about the concept of male and female or the pairs of such kind of organisms. For instance, "Pure (from every fault) is the One who has created all the pairs of whatever the earth grows and of the humans themselves and of that which they do not know." Likewise, "He is the One who spread out the earth and made mountains and rivers on it, and created in it the pairs of two from all the fruits. He makes the night cover the day. Surely, in that there are signs for a people who think." In this article this aspect of creations in pairs has been discussed in the light of Quranic narrations.

تمہید:

حیاتیاتی اعتبار سے جوڑوں میں جانداروں کی تخلیق کا واضح پہلو یہ ہے کہ اس طرح کے عمل پیدائش کہ جس میں نر اور مادہ کا وجود پایا جاتا ہے اور پھر اعضائے تولیدی میں Meiosis خلیاتی تقسیم ہو کر جنسی خلیوں (Gametes) میں اتنا تنوّع اُبھرے جو آنے والی نسل کے افراد کو متنوّع بنا دے اور یوں اچھی اور مطلوبہ صفات کے حامل جاندار زیادہ کامیاب زندگی گزار سکیں۔ با الفاظِ دیگر انسان کو ارد گرد کے بدلتے ہوئے ماحول میں ایسے جانداروں کا حصول آسان ہو جو صحت کے ساتھ زندہ بھی رہیں اور اچھی پیداواریں بھی دیں۔ یوں جینیاتی ارتقاء کا عمل جاری و ساری رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار میں توالد و تناسل کا سلسلہ اس کی بقائے نسل کے لئے ضروری رکھا ہے۔ عام طور پر یہ وظیفہء حیات نر اور مادہ کے جوڑے کے ملاپ سے وقوع پذیر ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں جانداروں کے جوڑوں (ازواج) کا ذکر موجود ہے۔ اللہ کی مخلوق میں جوڑوں کا وجود باہم تکمیلی (Complementary) حیثیت رکھتا ہے۔ نزولِ قرآن کے دور میں جانوروں میں تو نر اور مادہ تو عام مشاہدے کی بات تھی۔ لیکن اُس وقت پودوں میں نر اور مادہ (یا جوڑوں) کا تصّور اور اِن (پودوں) میں نر اور مادہ اعضائے تولیدی کا علم اِنسان کے ادراک میں نہ تھا۔ در اصل جانداروں میں نر اور مادہ افراد اُس نوع کے لئے ایک طرف تو اہم تکمیلی حیثیت کے حامل ہوتے ہیں جبکہ دوسری طرف اعضائے تولیدی میں ایک خاص قسم کی خلیاتی تقسیم یعنی Meiosis کے ذریعے جو تولیدی خلئے وجود میں آتے ہیں اُن میں کروموسوموں کی تعداد کے 02 سیٹ نہیں بلکہ ایک سیٹ ہوتا ہے اور نر اور مادہ تولیدی خلیوں (Gametes) کے باہم ملنے سے Zygote میں دوبارہ کروموسوموں کی تعداد بحال ہو جاتی ہے یہ تعداد اُس خاص نوع (Species) کے لئے مختص ہوتی ہے۔ دوسرا قابلِ ذکر اہم نکتہ یہ ہے کہ تولیدی خلیوں میں دادا اور دادی اِسی طرح نانا اور نانی کے کرموسومز میں باہم تبادلے بذریعہ Crossing Over ہوتے ہیں جسکی مدد سے بننے والے تولیدی خلیوں میں جینز کے نئے ملاپ (Combinations) وجود میں آتے ہیں جو کہ ماحول میں تبدیلیوں کے حوالہ سے بہتر بچوں کو پھلنے پھولنے کا زیادہ موقع دیتے ہیں۔ یوں ربِّ کائنات نے وقت کے دھارے میں ماحول میں آنے والی طبیعاتی، کیمیاوی اور حیاتیاتی تبدیلیوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے ہر نوع (Species) کے نظام ہائے توالید میں جینیاتی صلاحیت ودیعت فرما دی ہے۔ زندہ جانداروں کا نظام اللہ تعالیٰ نے انتہائی مربوط بنایا ہے۔ ارتباط کی شئوُن خلیہ / جاندار کے اندر اور بیرونی ماحول سے بہت تفاصیل طلب ہیں۔ حیاتیات کی درجنوں شاخیں اس پہلو پر کام کر رہی ہیں۔ زندہ جانداروں کی ایک بڑی صفت یہ ہے کہ وُہ ماحول سے غیر زندہ (مردہ)

خوراک / غذا کے سالمے حاصل کرتے ہیں اور اِن سے زندہ خلیوں سے بنے حیاتیاتی جسد (Biomass) تیار کرتے رہتے ہیں۔اِس عمل کی بدولت خلیے اپنے سائز اور تعداد دونوں میں بڑھتے رہتے ہیں جس سے با یں بدولت ہم دیکھتے ہیں کہ نمو اور بڑھوتری جانداروں کا ایک مخصوص کردار ہے۔اِسی طرح خلیے یا جاندار اپنے جسم سے جو فاضل مادہ جات باہر نکالتے ہیں وُہ غیر زندہ (مردہ) ہوتے ہیں۔ پھر جب جاندار یا خلیہ مر جاتا ہے تو اِسکا تمام حیاتیاتی مواد (Biomass) مردہ ہوتا ہے۔ جو بعد ازاں Decompose ہو کر ماحول میں دیگر جانداروں بشمول پودوں کے لئے غذائی اجزاء مہیا کرنے کا سبب بنتا ہے۔قرآن پاک میں جانداروں کے جوڑوں (ازواج) کا ذکر موجود ہے۔قرآن پاک کی مندرجہ ذیل آیات کی روشنی میں اس موضوع سے بحث کی جائے گی۔

پودوں کے عملِ پیدائش میں بھی نر اور مادہ کا وجود

سورۃ یٰس آیت نمبر 36 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ " پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کے جوڑے جوڑے پیدا کیے ہیں، اس پیداوار کے بھی جو زمین اگاتی ہے، اور خود انسانوں کے بھی، اور ان چیزوں کے بھی جنہیں یہ لوگ (ابھی) جانتے تک نہیں ہیں۔"[1] قرآن کریم نے کئی جگہ یہ حقیقت واضح فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے جوڑے پیدا فرمائے ہیں۔ انسانوں کے جوڑے تو مرد اور عورت کی شکل میں شروع سے واضح چلے آتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم نے بتایا ہے کہ نباتات میں بھی نر اور مادہ کے جوڑے ہوتے ہیں۔اور یہ حقیقت سائنس کو بہت بعد میں دریافت ہوئی ہے۔ آگے اللہ تعالیٰ نے صریح الفاظ میں یہ بھی بیان فرمادیا ہے کہ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں ابھی تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ ان کے بھی جوڑے ہوتے ہیں۔ لہٰذا سائنس کو مختلف چیزوں کے جوڑوں کا جو رفتہ رفتہ ادراک ہو رہا ہے، مثلاً بجلی میں مثبت اور منفی کا اور ایٹم میں الیکٹرون اور پروٹون کا، وہ سب قرآن کریم کے اس عمومی بیان میں داخل ہو سکتے ہیں"۔ [2]

ہر چیز میں جفت ہونے کی حقیقت

آیت بالا کی تفسیر کرتے ہوئے صاحبِ ترجمان القرآن ، مولانا ابو الکلام آزاد لکھتے ہیں: "کائنات میں وہ قانون بھی کارفرما ہے جسے قرآن مجید نے قانونِ تزوتج سے تعبیر کیا ہے ہم اسے قانون تثنیہ بھی کہہ سکتے ہیں یعنی ہر چیز کے دو دو ہونے یا متقابل یا متماثل ہونے کا قانون، کائنات خلقت کا کوئی گوشہ بھی دیکھو تمہیں کوئی چیز یہاں اکہری اور طاق نظر نہیں آئے گی۔ ہر چیز میں جفت اور دو دو ہونے کی حقیقت کام کر رہی ہے، رات کے لیے دن ہے صبح کے لیے شام ہے نر کے لیے مادہ ہے مرد کے لیے عورت ہے زندگی کے لیے موت ہے"۔ [3]

جملہ جانداروں میں تزویج کا اصول کارِ فرما ہونا

صاحبِ تفہیم القرآن سید ابو الاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں: "عورت اور مرد کا جوڑ تو خود انسان کا اپنا سببِ پیدائش ہے۔ حیوانات کی نسلیں بھی نر و مادہ کے ازدواج سے چل رہی ہیں۔ نباتات کے متعلق بھی انسان جانتا ہے کہ ان میں تزویج کا اصول کام کر رہا ہے۔ حتیٰ کہ بے جان مادوں تک میں مختلف اشیاء جب ایک دوسرے سے جوڑ کھاتی ہیں تب کہیں ان سے طرح طرح کے مرکبات وجود میں آتے ہیں"۔ [4]

جملہ مخلوقات کو متزوج پیدا کیا

محوّلہ بالا آیت کی تفسیر کے ضمن میں سید قطب شہیدؒ، تفسیر فی ظلال القرآن میں لکھتے ہیں: "اللہ کی یہ تسبیح نہایت ہی موزوں وقت پر آتی ہے اور تسبیح کے ساتھ ساتھ یہ اس کائنات کی عظیم حقیقت کا اظہار بھی کر رہی ہے۔ یہ کہ تمام مخلوق ایک جیسی ہے۔ اللہ کی تخلیق کا ایک اصول ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ نے تمام مخلوقات کو جوڑے جوڑے پیدا کیا ہے۔ نباتات بھی انسانوں کی طرح جوڑے ہیں۔ اور انسانوں اور نباتات کے علاوہ دوسری مخلوق بھی جوڑے ہیں"۔ [5]

ازواج بمعنیٰ انواع و اقسام

آیت مذکورہ میں پہلے تو مما تنبت الارض یعنی نباتات کی انواع و اقسام کا بیان فرمایا ہے، اس کے بعد من انفسھم یعنی خود انسانی نفوس کے انواع و اقسام کا ذکر ہے، اور اس کے بعد مما لا یعملون میں وہ ہزاروں بلکہ لاکھوں انواع کی مخلوقات شامل ہیں جن کا آج تک بھی لوگوں کو انکشاف نہیں ہوا، اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ زمین کی تہہ میں اور دریاؤں اور پہاڑوں میں کتنی انواع اقسام حیوانات، نباتات اور جمادات ہیں۔ اس ضمن میں مولانا مفتی محمد شفیعؒ، معارف القرآن میں مزید لکھتے ہیں: "اس میں لفظ "ازواج" زوج کی جمع ہے، جو جوڑے کے معنی میں آتا ہے۔ جوڑے میں دو متقابل چیزیں ہوتی ہیں، ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کا زوج کہا جاتا ہے، جیسے مرد و عورت ہیں مرد کو عورت کا اور عورت کو مرد کا زوج کہا جاتا ہے اسی طرح حیوانات کے نر و مادہ باہم زوج ہیں، نباتات کے بہت سے درختوں میں بھی نر اور مادہ کا ادراک کیا گیا ہے، کھجور اور پپیتہ کے درختوں میں تو معروف و مشہور ہے ہی، اوروں میں بھی ہو تو کچھ بعید نہیں۔ جیسا کہ سائنس کی جدید تحقیقات میں تمام پھلدار اور پھولدار درختوں میں نر و مادہ ہوتے ہیں، ان میں توالد و تناسل ہونا بتلایا گیا ہے۔ اسی طرح اگر یہی مخفی سلسلہ جمادات اور دوسری مخلوقات میں بھی ہو تو کیا بعید ہے جس کی طرف (آیت) **ومما لا یعلمون** میں اشارہ پایا جاتا ہے۔ اور عام طور پر حضرات مفسرین نے ازواج کو بمعنے انواع و اقسام لکھا ہے، کیونکہ جس

طرح نر و مادہ کو باہم زوجین کہا جاتا ہے اسی طرح دو متقابل چیزوں کو بھی زوجین کہتے ہیں جیسے سردی، گرمی، خشکی، تری، رنج، خوشی، بیماری تندرستی، پھر ان میں سے ہر ایک کے اندر اعلیٰ، ادنی، متوسط کے اعتبار سے بہت سے درجات اور انواع و اقسام بن جاتی ہیں، اسی طرح انسانوں اور جانوروں میں رنگ وہئیت اور زبان اور طرز معیشت کے اعتبار سے بہت سی انواع و اقسام ہیں۔ لفظ ازواج ان تمام انواع و اقسام کو شامل ہے"۔[6]

سورۃالانعام آیت نمبر 143 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ نَبِّــــُٔــوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ١٤٣ۙ

"(مویشیوں کے) کل آٹھ جوڑے اللہ نے پیدا کیے ہیں، دو صنفیں (نر اور مادہ) بھیڑوں کی نسل سے اور دو بکریوں کی نسل سے۔ ذرا ان سے پوچھو کہ: کیا دونوں نروں کو اللہ نے حرام کیا ہے، یا دونوں مادہ کو؟ یا ہر اس بچے کو جو دونوں نسلوں کی مادہ کے پیٹ میں موجود ہو؟ اگر تم سچے ہو تو کسی علمی بنیاد پر مجھے جواب دو"۔[7]

مطلب یہ ہے کہ تم لوگ کبھی نر جانور کو حرام قرار دے دیتے ہو کبھی مادہ جانور کو، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے یہ جوڑے پیدا کرتے وقت نہ نر کو حرام کیا تھا نہ مادہ کو، اب تم ہی بتاؤ کہ اگر نر ہونے کی وجہ سے کوئی جانور حرام ہوتا ہے تو ہمیشہ نر ہی حرام ہونا چاہیے اور اگر مادہ ہونے کی وجہ سے حرمت آتی ہے تو ہمیشہ مادہ ہی حرام ہونا چاہیے، اور اگر کسی مادہ کے پیٹ میں ہونے کی وجہ سے حرمت آتی ہے تو پھر بچہ نر ہو یا مادہ ہر صورت میں حرام ہونا چاہیے، لہٰذا تم نے اپنی طرف سے جو احکام گھڑ رکھے ہیں نہ ان کی کوئی علمی یا عقلی بنیاد ہے اور نہ اللہ کا کوئی حکم ایسا آیا ہے"۔[8]

مادہ کے پیٹ میں جنین کا حکم

اللہ تعالیٰ نے جملہ جانداروں کو جوڑا جوڑا بنایا ہے اور نر اور مادہ سے توالد و تناسل کا سلسلہ جاری رکھا اور اللہ کے حکم سے مادہ حاملہ ہوتی ہے اور اس کے پیٹ میں جو جنین ہیں وہ بھی اُسی کے حکم سے نمو پاتا ہے مذکورہ آیت کی روشنی میں سید قطب شہیدؒ، فی ظلال القرآن میں لکھتے ہیں: "یہ مویشی جن کے بارے میں تنازعہ چل رہا ہے اور جن کے بارے میں آیت سابقہ میں یہ کہا گیا کہ یہ صرف اللہ کی مخلوق ہے ان کے آٹھ سیٹ ہیں لفظ "ازواج" اس وقت بولا جاتا ہے جب نر اور مادہ دونوں ہوں، زوج کے معنے جوڑا، ایک جوڑا بھیڑوں کا اور ایک بکریوں کا۔ سوال یہ ہے کہ ان کو اللہ نے کن لوگوں پر حرام قرار دیا ہے؟ یا انکے پیٹ میں جو جنین ہیں ان کے بارے میں حرمت کا حکم کہاں ہے؟۔ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ۔ اس لیے کہ حلال و حرام کے فیصلے محض ظن و تخمین سے تو نہیں ہو

سکتے نہ ہی اٹکل پچو سے اس معاملے میں کوئی فتوی دیا جاسکتا ہے۔ نہ اس بارے میں معلوم اور مسلّم سند کے بغیر کوئی قانون بنایا جاسکتا ہے۔ باقی جوڑے نر اونٹ اور مادہ اونٹ، بیل اور گائے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ انکے بارے میں حلال و حرم کا حکم کہاں ہے؟ یا ان کے جنین کے بارے میں حکم کہاں ہے اور کس نے دیا ہے؟ کیا تم اس وقت حاضر تھے جب اللہ نے ان کے حرام ہونے کا حکم دیا تھا؟ یعنی تم حاضر تھے اور تم اس بات کے گواہ ہو کہ اللہ نے اس کا حکم تمہیں دیا ہے۔ اس لیے کہ کوئی چیز حلال و حرام تو صرف اللہ کے حکم سے ہو سکتی ہے اور حکم بھی یقینی ہو۔ محض ظن و تخمین سے اس معاملے میں بات نہیں ہو سکتی"۔[9] دراصل آیت مذکورہ میں اُن حلال جانوروں جو کہ عرب میں پائے جاتے تھے کے متعلق مشرکین کے غلط رجحانِ حلال اور حرام کا ذکر ہے۔ دیگر مفسرین نے بھی صاحبِ ظلال القرآن کی طرح اس امر پر تبصرہ فرمایا ہے تاہم اس مقالے کا Focus جانداروں کے جوڑوں (ازواج) کی بحث تک ہی محدود ہے۔

حیوانات و نباتات کے جوڑوں کی بحث

مولانا امین احسن اصلاحیؒ، تدبر قرآن میں لکھتے ہیں: "زوج کا لفظ جس طرح جوڑے کے لیے آتا ہے اسی طرح جوڑے کے ایک فرد کے لیے بھی آتا ہے۔ عربی ادب اور قرآن دونوں میں اس کی نظیریں موجود ہیں۔ لفظ انعام کا اطلاق کئی چوپایوں پر ہوتا ہے: پالتو چوپایوں میں سے جو گوشت یا دودھ وغیرہ کے لیے عرب میں پائے جاتے تھے چار معروف تھے۔ چھوٹے چوپایوں میں بھیڑ بکری، بڑے چوپایوں میں اونٹ گائے، انعام کا لفظ انہی کے لیے بولا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب اصلاً یہ جانور، ان کے نر و مادہ دونوں پیٹ کے بچہ سمیت حلال ہیں، ان میں سے کسی کی حرمت کا دعوی یہ نہیں کر سکتے تو پھر انہی کے بعض اجزا پر یہ حرمت کہاں سے طاری ہو جاتی ہے کہ بعض کا کھانا ناجائز ہو جاتا ہے، بعض پر سواری حرام ہو جاتی ہے، بعض کو صرف مرد ہی کھا سکتے ہیں اور بعض کو مخصوص حالات پیدا ہو جانے کے بعد دونوں کھا سکتے ہیں عقل و فطرت کا تقاضا تو یہ ہے کہ اگر درخت مباح ہے تو اس کا پھل بھی مباح ہو۔ یہ کیا بے تکی بات ہے کہ درخت تو مباح ہے لیکن اس کی ایک شاخ کا پھل حرام ہے یا مردوں کے لیے تو یہ حلال ہے لیکن عورتوں کے لیے حرام ہے یا اتنے پھل دینے تک تو وہ حلال ہے لیکن اتنے پھل دے چکنے کے بعد اس پر حرمت طاری ہو جاتی ہے"۔[10]

نباتات میں بھی نر اور مادہ کے وجود کا قرآن سے ثبوت

سورۃ الرعد آیت نمبر 03 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۭ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ "اور وہی

ذات ہے جس نے یہ زمین پھیلائی، اس میں پہاڑ اور دریا بنائے، اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے دو دو جوڑے پیدا کیے۔ وہ دن کو رات کی چادر اڑھا دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان ساری باتوں میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کریں"۔ [11] نباتات میں نر اور مادہ کے جوڑے ہوتے ہیں۔ کسی زمانے میں یہ حقیقت لوگوں کو معلوم نہیں تھی کہ نر اور مادہ کا یہ نظام ہر درخت اور ہر پودے میں ہوتا ہے، لیکن جدید سائنس کو یہ حقیقت اب دریافت ہو گئی ہے"۔ [12]

زوجین سے مراد نر و مادہ کا ہونا

صاحبِ معارف القرآن، مولانا مفتی محمد شفیع نباتات میں نر اور مادہ بلکہ ان میں مختلف انواع و اقسام کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "زمین کا پھیلانا اس کے کرہ اور گول ہونے کے منافی نہیں کیونکہ گول چیز جب بہت بڑی ہو تو اس کا ہر ایک حصہ الگ الگ ایک پھیلی ہوئی سطح ہی نظر آتا ہے اور قرآن کریم کا خطاب عام لوگوں سے انہی کی نظروں کے مطابق ہوتا ہے ظاہر دیکھنے والا اس کو ایک پھیلی ہوئی سطح دیکھتا ہے اس لیے اس کو پھیلانے سے تعبیر کر دیا گیا"۔ [13]

نباتات کے جوڑے

جملہ جانداروں میں اللہ تعالیٰ نے جوڑے بنائے ہے تاکہ ان میں نسل فروغ پا سکے مذکورہ آیت میں یہی بات خالقِ کائنات نے فرمائی ہے۔ انجینئر غلام وارث اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے سائنسی حقائق کو واضح کرتے ہیں "بارآوری کے لئے (Pollen) کے ذرات (Pistil)، (بیخچر گُل) کو ڈھانک لیتے ہیں۔ یہ (Ovule) پھول کا سب سے اندرونی پوشیدہ حصہ لیل ہے۔ جو چوتھی (Vertical) میں پائی جاتی ہے۔ ایک خاص وقت پر زیرہیٔ گل پھٹتا ہے۔ (نھار) اور (Pollen) کے ذرات سے (Pistil) کی چپکنے والی چیز (Stigma) کو ڈھانپ لیتا ہے اور بارور کرتا ہے۔ ہر ایک سے نلکی سی نکلتی ہے جو بڑی ہو کر بیضہ دانی (Ovary) کے اندر چلی جاتی ہے اور اس نلکی کے سرے سے نر خلیہ نکلتا ہے اور مادہ خلیہ سے مل کر پھل (ثمر) پیدا کرتا ہے۔ بعض پودوں میں (Stamens) اور (Pistil) ایسے مقامات پر وضع ہوتے ہیں کہ موخرالذکر آسانی سے (Pollen) حاصل کر لیتا ہے۔ لیکن بعض میں (Stamens) اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ آسانی سے (Pistil) تک نہیں پہنچ سکتا۔ کبھی یہ صنفی اعضاء مختلف پودوں میں ہوتے ہیں۔ کبھی ایک ہی پودے کے مختلف حصوں میں' ایسی صورتوں میں (Anther) سے (Pistil) تک (Pollen) پہنچانے کے لئے ہوا، پرندوں، تتلیوں، بھڑوں، مکھیوں (خاص کر

شہد کی مکھیوں) سے خدمت لی جاتی ہے۔ غور کیجئے کیا یہ سب کچھ اندھی عملداری ہے یا کسی ذی شعور مدبر کا ہوش رُبا انتظام؟"۔[14]

نر اور مادہ پودوں میں عملِ تلقیح کیسے وقوع پذیر ہوتا؟

صاحبِ تفسیر ضیاء القران، مولانا پیر کرم شاہ الازھریؒ نر اور مادہ (پودوں میں) عملِ تلقیح کی سائنسی تعبیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "زوجین سے مراد نر، مادہ بھی ہو سکتے ہیں۔ جیسے جدید تحقیقات سے واضح ہو چکا ہے کہ جتنی جڑی بوٹیاں، فصلیں، پھل دار درخت اور بیلیں ہیں۔ سب میں کوئی نر ہے اور کوئی مادہ۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایسی ہوائیں مقرر کر دی ہیں جو نر پودوں سے مادہ تولید لے کر مادہ پودوں پر ڈالتی رہتی ہیں تاکہ عمل تلقیح انجام پذیر ہوتا رہے وجعلنا الریاح لواقع میں اسی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے"۔[15]

تخالف و توافق کے قانون سے استدلال

ڈاکٹر محمد اسلم صدیقیؒ ،روح القرآن میں واضح کرتے ہیں: نباتات میں بھی اللہ تعالیٰ نے نر اور مادہ کی تقسیم رکھی ہے۔ ایک ہی پودا جو نر ہو یا مادہ کبھی پھل نہیں دیتا تاوقتیکہ دوسرا پودا کہیں قریب یا بعید موجود نہ ہو۔ یا ہوا کہیں سے نر کے بیج (یعنی زردانے) لا کر مخالف پودے کے خوشے میں داخل نہ کر دے۔ ایسا لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام نباتات میں بھی زوجین کا قانون نافذ کیا ہے جس طرح مرد اور عورت دو الگ الگ شخصیتیں ہونے کے باوجود دونوں مل کر ایک شخصیت کو جنم دیتے ہیں جس میں دونوں شخصیتوں کی خصوصیات اور چاہتیں جمع ہوتی ہیں اور دونوں کی شخصیت ایک دوسرے کے بغیر نامکمل رہتی ہیں۔ صنفِ نازک میں اللہ تعالیٰ نے وہ سب کچھ رکھ دیا ہے جو صنف قوی کی چاہت ہے اور مرد میں وہ سب کچھ رکھ دیا گیا ہے جو عورت کی طلب کا جواب ہے۔ دونوں ہر لحاظ سے ایک دوسرے کے مساوی لیکن متغائر شخصیتیں ہیں۔ لیکن ان میں تکمیل اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اور اس کے تکوینی نظام کے تحت ایک دوسرے کا لباس بن جاتے ہیں۔ اسی طرح رات اور دن کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کے لیے جوڑا بنایا ہے اور دونوں ایک دوسرے کے بغیر نامکمل ہیں اور دونوں ایک دوسرے پر لپٹے ہوئے چلے آتے ہیں۔ یہ مخالف اور موافق عناصر کا مل کر قدرت کے امر مطلوب کو انجام دینا یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کائنات کے ایک ایک ذرے کے پیچھے ایک حکیم کی حکمت، ایک قادر کی قدرت، ایک عَلّام کا علم اور ایک حاکم کی حکومت کام کر رہی ہے۔ اس نے جس طرح ہر چیز کو جوڑا جوڑا بنایا ہے، اسی طرح اس نے دنیا کا بھی ایک جوڑا بنا کر کائنات کے اس نظام کو مکمل کیا ہے۔ جس طرح ہر جوڑا دوسرے کے بغیر نامکمل رہتا ہے اسی طرح دنیا بھی آخرت کے بغیر نامکمل رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی وہ حکمت جو زمین پر انسان کو

سمجھتے ہوئے اس کے پیش نظر تھی وہ نامکمل رہے گی اور ان چیزوں کے اندر اللہ تعالیٰ کے خلق وتدبیر اور اس کی قدرت و حکمت اور اس کی توحید اور آخرت کی جو نشانیاں ہیں وہ اس وقت تک ناقابل فہم رہیں گی جب تک لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات میں غور وفکر نہیں کریں گے "۔[16]

سورۃ الزمر آیت نمبر 06 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ

ترجمہ : "اس نے تم سب کو ایک شخص سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑ بنایا، اور تمہارے لیے مویشیوں میں سے آٹھ جوڑے پیدا کیے وہ تمہاری تخلیق تمہاری ماؤں کے پیٹ میں اس طرح کرتا ہے کہ تین اندھیریوں کے درمیان تم بناوٹ کے ایک مرحلے کے بعد دوسرے مرحلے سے گزرتے ہو۔ وہ ہے اللہ جو تمہارا پروردگار ہے۔ ساری بادشاہی اسی کی ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ پھر بھی تمہارا منہ آخر کوئی کہاں سے موڑ دیتا ہے؟"[17]

اس سے مراد حضرت آدم (علیہ السلام) ہیں، اور ان کے جوڑے سے مراد حضرت حواء (علیہم السلام) اس سے مراد اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری ہیں جن میں سے ہر ایک کے نر اور مادہ مل کر آٹھ جوڑے ہو جاتے ہیں۔ ان کا ذکر خاص طور پر اس لیے فرمایا گیا ہے کہ عام طور پر یہی مویشی انسان کے زیادہ کام آتے ہیں۔ انہی آٹھ جوڑوں کا ذکر سورۃ انعام: 143 میں گذرا ہے۔ تین اندھیریاں اس طرح ہیں کہ ایک اندھیری پیٹ کی، دوسری رحم کی، اور تیسری اس جھلی کی جس میں بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے، اور بناوٹ کے مرحلوں سے مراد یہ ہے کہ پہلے نطفہ ہوتا ہے، پھر خون، پھر لوتھڑا، پھر ہڈیاں وغیرہ جس کی تفصیل سورۃ حج اور سورۃ مؤمنون (14:23) میں گذری ہے، اور سورۃ مؤمن (40: 67) میں آگے آئے گی"۔[18]

تغیرات جنین کا تعلق رحم سے ہے

صاحبِ تفسیر ماجدی، مولانا عبدالماجد دریا بادیؒ اس آیت کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "یعنی حضرت حواء زوج آدم کو پیدا کیا۔ (آیت) "منہا"۔ یعنی اسی ذات واحد سے، (آیت) "خلقکم من نفس واحد"۔ آیت خطاب عام نسل انسانی کو ہے، "دانایان فرنگ"۔ جن کی ہر دانائی پر نادانی خندہ زن ہے، مدتوں اسی میں سرگرداں رہے کہ نسل انسانی کو مورث کوئی ایک ہی ہے، یا مختلف ومتعدد ہیں، اور اب کہیں جا کر وحدت نوع

کے قائل ہوئے ہیں، قرآن حکیم نے صدیوں پیشتر یہ فیصلہ ناطق سنادیا تھا کہ گورے اور کالے، مشرقی اور مغربی زرد اور سرخ سب ایک ہی مورث کی اولاد ہیں، ملاحظہ ہو تفسیر انگریزی۔ نیز ملاحظہ ہو سورۃ النساء۔ یعنی بھیڑ اور بکری، اونٹ اور گائے کے نر و مادہ کل آٹھ ہوئے۔ (اور ایک جھلی کے اندر رہتا ہے، جھلی رحم کے اندر ہوتی ہے، اور خود رحم شکم کے حصہ زیریں میں چھپا ہوا ہے، یہ تین تین پردے اور تاریکیاں ہوئیں"۔[19]

حاصل بحث/ تحقیق و تجزیہ

آیات زیر مطالعہ سے یہ بات روشن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی ہر نوع میں نر اور مادہ کا نظام رکھا ہے۔ جانوروں میں نر اور مادہ کا نظام تو بڑا واضح ہے لیکن پودوں میں بھی آج سائنس نے اس نظام کی تشریح کر دی۔ جیساکہ قرآن حکیم کی مذکورہ آیات میں میں پودوں (درختوں) کے حوالہ سے بھی نر اور مادہ کا ذکر ملتا ہے۔ کرہء ارض پر زندہ جانداروں کا تعلق غیر زندہ اشیاء سے دوگانہ ہے۔ وہ غیر زندہ ماحول سے اپنے لیے خوراک اور دیگر ضروری طبیعاتی عوامل کی سہولیات حاصل کرتے ہیں جبکہ اپنے تحوّل، فضلہ جات وغیرہ سے ماحول کو مسلسل بدلتے بھی رہتے ہیں۔ پھر اِنسانی آبادی بالخصوص صنعتی ترقی نے بھی ماحول کے خدوخال کو تبدیل کرنے میں مہمیز کا کام کیا ہے۔ جبکہ آفاقی/ قدرتی تبدیلیاں بڑے پیمانے پر ہوتی چلی آتی ہیں۔ نتیجتاً ہر جاندار کی آنے والی نسلوں کو نئے ماحول کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اب نئے ماحول میں Adjust ہونے کے لئے ضروری نہیں کہ ایک نوع (Species) کے تمام افراد فٹ ہو سکیں۔ اِس لئے اللہ تعالیٰ نے جانداروں کی پیدائش میں نر اور مادہ کے توسط سے نظام تولید کے ذریعے تنوّع کا انتظام رکھ دیا تاکہ آنے والی نسل/ نسلوں میں بنیادی حیاتیاتی اوصاف کے حوالہ سے ایک ہی نوع (Species) کے افراد میں تفریق و تنوّع ہو۔ جو افراد اپنی صفّات کے تنوّع کے سیٹ (Set) کے حوالہ سے ماحول میں بہتر کارکردگی کا اظہار کر سکیں اُن کی نسل کے افراد تناسب میں کم فٹ افراد کی نسل سے زیادہ پیدا ہوں۔ اس تنظیم کے لئے پودوں اور جانوروں کی کثیر انواع میں اِن کے اعضائے تولیدی میں ایک خاص قسم کی خلیاتی تقسیم وضع کی گئی جسے Meiosis سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس عمل سے پیدا ہونے والے تولیدی جرثوموں یا خلیوں (Cells) یعنی Gametes کی دو بڑی نمایاں خصوصیات ہوتی ہیں۔ پہلی یہ کہ خلیاتی تقسیم کے اس عمل میں ایک سے دو نہیں بلکہ چار خلیے وجود میں آتے ہیں اور دورانِ تقسیم والدینی خلیے (Parental Cell) میں موجود والد اور والدہ کی طرف سے آئے ہوئے کروموسوموں کے درمیان جینز کا تبادلہ ہوتا ہے۔ یوں نئے خلیوں میں دادا اور دادی اور اِسی طرح نانا اور نانی کے جینز کے ملاپ سے تنوّع کا انتظام موجود رہتا ہے۔ یاد رہے جینز کے تبادلے (Crossing over) کا یہ نظام نر اور مادہ دونوں میں کام کر رہا

ہوتا ہے۔ یوں جینز کے نئے ملاپ کے حامل خلیے وجود میں آتے ہیں۔ دوسری اہم صفت اِن خلیوں کی یہ ہوتی ہے کہ اِن میں کروموسومز کی تعداد عام خلیوں (Somatic Cells) سے آدھی (یعنی صرف ایک سیٹ) ہوتی ہے۔ یوں جب نر اور مادہ Gametesآپس میں ملتے ہیں تو وجود میں آنے والے Zygoteمیں متذکرہ نوع (Species) کے کروموسومز کی تعداد بحال ہو جاتی ہے۔ جبکہ ان کروموسومز میں دونوں والدین کی جوانب سے Genes کے نئے ملاپوں کا انتظام کر دیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے جینیاتی صفات کے تنوّع کے حامل ہوتے ہیں۔ جن کے کچھ فوائد کا ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں۔ اس ضمن میں تفصیلی سائنسی بحث کے لیے Campbell[20] (1977) کی طرف مراجعت کی جا سکتی ہے۔ محوّلہ بالا بحث سے یہ بات بہت واضح ہو گئی کہ جانداروں میں اللہ تعالیٰ کا وضع کردہ نر اور مادہ کا نظام بڑا ہی حکیمانہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حواشی وحوالہ جات

1۔ یٰس،36:36

2۔ مفتی محمد تقی عثمانی، **توضیح القرآن**(کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2011)،936۔

3۔ آزاد، ابوالکلام احمد، مولانا: تفسیر ترجمان القرآن(لاہور: اسلامی اکادمی، س ن)،3:260

4۔ مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تفسیر تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 1972، ج:4، ص:258-259

5۔ سید قطب شہید، فی ظلال القرآن، مترجم: سید معروف شاہ شیرازی، ادارہ منشورات اسلامی، لاہور، 1996، ج:5، ص:568-569

6۔ مفتی محمد شفیع، تفسیر معارف القرآن، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2015، ج:7، ص:384-385

7۔ سورۃ الانعام:143/6

8۔ محمد تقی عثمانی، مفتی، توضیح القرآن، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2011، ص:313

9۔ سید قطب شہید، فی ظلال القرآن، مترجم: سید معروف شاہ شیرازی، ادارہ منشورات اسلامی، لاہور، 1996، ج:2، ص:1087

10۔ اصلاحی، امین احسن، مولانا: تفسیر تدبر القرآن، فاران فاؤنڈیشن، لاہور، 1985، ج:3، ص:187-188

11۔ سورۃ الرعد:03/13

12۔ محمد تقی عثمانی، مفتی، توضیح القرآن، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2011، ص:533

13 ۔ مفتی محمد شفیع، تفسیر معارف القرآن، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2015، ج:5، ص:169

14 ۔ غلام وارث، انجینئر: تبیان القرآن، لاہور، 1960، ج:3، ص:1016

15 ۔ الازہری، پیر کرم شاہ، تفسیر ضیاالقرآن، ضیاالقرآن پبلی کیشنز، لاہور، 1978، ج:2، ص:472

16 ۔ صدیقی، محمد اسلم، ڈاکٹر، مولانا: تفسیر روح القرآن، ادراہ ھدی للناس، لاہور، 2011، ج:5، ص:490

17 ۔ سورۃ الزمر: 06/39

18 ۔ محمد تقی عثمانی، مفتی، توضیح القرآن، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2011، ص:973

19 ۔ دریابادی، عبدالماجد، مولانا: تفسیر ماجدی، پاک کمپنی، لاہور، 2007، ص:927

[20] . Campbell, N. A. *Biology,* Addison-Wesley Longman, Inc. Singapore, 1977, pp. 225-237

1. Yaseen,36:36
2. Muhammad Taqi Usmani.Mufti.Tozeeh-Ul-Quran.Maktaba Maarif-Ul-Quran,Karachi,2011,P:936
3. Azad, Abu Kalaam Ahmed, Molana, Tafseer Tarjamaan-Ul-Quran, Islami Academy, Lahore,3:260.
4. Modoodi, Syed Abu-Ul-Allah,Tafseer Tafheem-Ul-Quran,Idara Tarjaman-Ul-Quran,Lahore,(1972),4:258-259
5. Syed Qutub Shaheed, Fi Zilaal-Ul-Quran, Translator: Syed Mahroof Shah Sherazi, Idara Manshoraat-E-Islami, Lahore, (1996), 5:568-569.
6. Mufti Muhammad Shafi, Tafseer Maarif-Ul-Quran, Karachi, (2015) 7:384-385.
7. Al Inaam, 6:143.
8. Muhammad Taqi Usmani, Mufti, Tazee-Ul-Quran, Maktaba Maarif-Ul-Quran, Karachi, 2011, P:313.
9. Syed Qutub Shaheed, Fi Zilaal-Ul-Quran, Translator: Syed Mahroof Shah Sherazi, Idara Manshoraat-E-Islami, Lahore, (1996), 2:1087.
10. Islahi, Ameen Ahsan, Molana, Tafseer Tadabar-Ul-Quran, Faraan Foundation, Lahore, (1985) 3:187-188.
11. Al Raad,13:03.
12. Muhammad Taqi Usmani, Mufti, Tazee-Ul-Quran, Maktaba Maarif-Ul-Quran, Karachi, 2011, P:533.
13. Mufti Muhammad Shafi, Tafseer Maarif-Ul-Quran, Karachi, (2015),5:169.
14. Ghulam Waris, engineer, Tibyan-Ul-Quran, Lahore,1960,3:1016.
15. Al Azhari, Peer Karam Shah, Tafseer Zia-Ul-Quran, Zia-Ul-Quran Publications,Lahore,(1978)2:472.
16. Sadeeqi, Muhammad Aslam, Doctor, Molana, Tafseer Rooh-Ul-Maani,Lahore, (2011) 5:490.
17. Al Zumar,39:06.
18. Muhammad Taqi Usmani, Mufti, Tazee-Ul-Quran, Maktaba Maarif-Ul-Quran, Karachi, 2011, P:973.
19. Daryaabadi, Abd-Ul-Majid, Molana, Tafseer-e-Maajdi, Pak Company, Lahore (2007), p:927.
20. Campbell, N. A. Biology, Addison-Wesley Longman, Inc. Singapore, 1977, pp. 225-237